از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:14 مئی 1959

عبدل رحیم اسماعیل رحیمتلا

بنام

دی سٹیٹ آف بمبئی

(جعفر امام اور جے ایل کپور، جسٹس صاحبان)

فوجداری مقدمہ-پاسپورٹ کے بغیر بھارت میں داخلہ-سزا- قانون اور قواعد کی تشریح- اگر اور جب ضروری ہو تو آئینی بنچ کا حوالہ-آئین ہند، دفعہ 145 (3)----انڈین پاسپورٹ قوائد، 1950، قوائد 3 اور 4-انڈین پاسپورٹ ایکٹ (34، سال 1920)، دفعہ 3۔

اپیل کنندہ ایک بھارتیہ شہری عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے بعد اور اس کی بنیاد پر پاسپورٹ کے بغیر بھارت میں داخل ہوا۔اپیل کنندہ دلیل یہ تھی کہ بھارتیہ پاسپورٹ قوائد، 1950 کی دفعہ 3، آئین سے بالاتر تھی اور یہ کہ مناسب تشریح پر، دفعہ اور قواعد کی توضیعات ہندوستانی شہری پر لاگو نہیں ہوتیں؛اور یہ کہ جب کوئی مقدمہ آئینی سوال سے متعلق ہو، تو اسے پانچ ججوں کی بنچ کو بھیجا جانا چاہیے، جسے "آئینی بنچ" کہا جاتا ہے۔

جہاں آئین کی تشریح کے بارے میں قانون کے سوال پر اس عدالت کے آئینی بنچ کا پابند فیصلہ ہوتا ہے، اور اگر وہی سوال کسی دوسرے معاملے میں اٹھایا جاتا ہے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آئین کی تشریح کے حوالے سے قانون کا کوئی ٹھوس سوال پیدا ہوتا ہے اور اس معاملے کو آئینی بنچ کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایکٹ کے دفعہ 3 اور قواعد کے قواعد 3 اور 4 کی معقول تشریح پر، جس میں کہا گیا ہے کہ بھارت میں داخل ہونے والے "افراد" کے پاس درست پاسپورٹ ہوگا، اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ یہ توضیعات بھارتیہ شہری سمیت بھارت میں داخل ہونے والے تمام افراد پر لاگو ہوتی ہیں۔

پاسپورٹ کے بغیر بھارت میں داخلے کا قانون قواعد کی خلاف ورزی تھا اور اپیل کنندہ کو صحیح طور پر مجرم قرار دیا گیا تھا۔

اس کے بعد ابراہیم وزیر موںت بنام دی اسٹیٹ آف بمبئی، [1954] ایس سی آر 933 آیا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 182، سال 1957۔

فوجداری مقدمہ نمبر 1913/پی، سال 1955 میں صدارتی مجسٹریٹ 16 عدالت، ایسپلانیڈ، بمبئی کے 3 جنوری 1956 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی ترمیم نمبر 278، سال 1956 کے لیے فوجداری درخواست میں بمبئی عدالت عالیہ کے 4 جولائی 1957 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے او۔ این۔ سریواستو اور جے۔ بی۔ دادا چنجی۔

جواب دہندہ کے لیے جی سی ماتھر اور آر ایچ ڈھیبر۔

14.1959 مئی۔

عدالت کا فیصلہ امام جسٹس نے سنایا۔

امام جسٹس -اپیل کنندہ کو بھارتیہ پاسپورٹ قوائد، 1950 کے قاعدہ 6(a) کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا، جسے اس کے بعد بھارتیہ پاسپورٹ ایکٹ، (34، سال 1920) کے دفعہ 3 کے تحت بنائے گئے قوائد کے طور پر جانا جاتا ہے، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے، اور اسے 100 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی۔ عدالت عالیہ نے اپنے نظر ثانی شدہ دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے سزا کو برقرار رکھا لیکن سزا کو کم کر کے 25 روپے جرمانہ کر دیا۔ اس نے اپیل کنندہ کو ایک سند دی کہ یہ مقدمہ اس عدالت میں اپیل کے لیے موزوں ہے۔

یہ اب تنازعہ سے بالاتر ہے کہ اپیل کنندہ بھارت کا شہری ہے۔ تسلیم شدہ طور پر وہ پاسپورٹ کے بغیر بھارت کے علاقوں میں داخل ہوا۔ تعین کے لیے واحد سوال یہ ہے کہ کیا اس کا بھارت کے علاقوں میں داخل ہونا قواعد کے اصول 6(a) کے تحت قابل سزا جرم ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

یہ ایکٹ 1920 میں منظور کیا گیا تھا اور اس کے بعد ترمیم اور ترمیم کا موضوع رہا ہے۔اس کی تمہید میں کہا گیا ہے کہ "اگرچہ بھارت میں داخل ہونے والے افراد کے پاسپورٹ کی ضرورت کے لیے اختیار لینا مناسب ہے، لیکن اسے اس طرح نافذ کیا گیا ہے"۔ پاسپورٹ کی تعریف اس وقت کے لیے پاسپورٹ کے طور پر کی گئی ہے جو مقررہ اتھارٹی کی طرف سے جاری یا تجدید شدہ ہے اور پاسپورٹ کی اس کلاس سے متعلق مقرر کردہ شرائط کو پورا کرتا ہے جس سے اس کا تعلق ہے۔دفعہ 3 میں کہا گیا ہے:

(1)مرکزی حکومت ایسے قواعد بنا سکتی ہے جس کے تحت بھارت میں داخل ہونے والے افراد کے پاس پاسپورٹ ہوں،اور اس مقصد کے لیے تمام ذیلی یا اتفاقی معاملات ہوں۔

(2)مذکورہ بالا طاقت کی عامیت پر جانبداری کے بغیر اس طرح کے اصول ہو سکتے ہیں۔

(a)بھارت یا اس کے کسی بھی حصے میں کسی ایسے شخص کے داخلے پر پابندی لگائیں جس کے پاس اس کا جاری کردہ پاسپورٹ نہ ہو۔

(b)اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے ان حکام کو مقرر کریں جن کے ذریعے پاسپورٹ جاری یا تجدید کیے گئے ہوں گے،اور وہ شرائط جن کی انہیں تعمیل کرنی ہوگی۔اور

(c)کسی بھی شخص یا طبقے کے افراد کو اس طرح کے قواعد کی کسی بھی شق سے مکمل طور پر یا کسی بھی شرط پر استثنیٰ فراہم کریں۔

(3)اس دفعہ کے تحت بنائے گئے قواعد یہ فراہم کر سکتے ہیں کہ اس کی کسی بھی خلاف ورزی یا اس طرح کے کسی اصول کے اختیار کے تحت جاری کردہ کسی بھی حکم کی سزا تین ماہ تک قید، یا جرمانے یا دونوں سے ہو سکتی ہے۔

(4)اس دفعہ کے تحت بنائے گئے تمام قواعد سرکاری گزٹ میں شائع کیے جائیں گے اور اس کے بعد اس کا اثر اس طرح ہوگا جیسے اس ایکٹ میں نافذ کیا گیا ہو۔

قواعد کا قاعدہ 3 کہتا ہے:

"قاعدہ 4 میں فراہم کردہ کے علاوہ، کوئی بھی شخص، جو بھارت سے باہر کسی بھی جگہ سے آگے بڑھ رہا ہو، پانی، زمین یا ہوائی راستے سے بھارت میں داخل نہیں ہوگا، یا داخل ہونے کی کوشش نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

کرے گا، جب تک کہ اس کے پاس قاعدہ 5 میں بیان کردہ شرائط کے مطابق درست پاسپورٹ نہ ہو۔
"

قاعدہ 4 ان افراد کی وضاحت کرتا ہے جنہیں قاعدہ 3 کی توضیعات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا۔ قاعدہ 4 کی شق (b) ڈیوٹی پر موجود بھارت کی بحریہ، فوج یا فضائیہ کے ارکان اور ایسے کسی شخص کے خاندان کے افراد کو اس وقت مستثنیٰ قرار دیتی ہے جب وہ ایسے شخص کے ساتھ سرکاری نقل و حمل پر بھارت جاتے ہیں۔ شق (c) بھارت میں مقیم افراد کو بھارت میں کسی بھی فرانسیسی ادارے (کیر کل میں پانڈیچیری کے علاوہ) یا بھارت یا پاکستان میں کسی بھی پرتگالی ادارے سے مستثنیٰ قرار دیتی ہے۔ شق (f) بھارت میں مقیم افراد کو نیپالی یا تبتی سرحد کے ذریعے زمینی یا ہوائی راستے سے بھارت میں داخل ہونے سے مستثنیٰ ہے۔ شق (h) جدہ یا بسرا سے واپس آنے والے حقیقی مسلمان یاتریوں کو مستثنیٰ قرار دیتی ہے اور شق (i) مرکزی حکومت کے عام یا خصوصی احکامات کے ذریعے مخصوص دیگر افراد یا افراد کے طبقات کو مستثنیٰ قرار دیتی ہے۔

اپیل کنندہ کے بھارت میں داخلے کی تاریخ معلوم نہیں ہے۔ انہیں یقینی طور پر 26 فروری 1955 کو گرفتار کیا گیا تھا، اور یہ ان کا معاملہ ہے کہ وہ ابراہیم وزیر مووت بنام ریاست بمبئی ([1]) کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کے کچھ عرصے بعد بھارت میں داخل ہوئے۔ اس معاملے میں اس عدالت کا فیصلہ 15 فروری 1954 کو سنایا گیا۔ اس بنیاد پر اپیل کنندہ 15 فروری 1954 کے کچھ عرصے بعد اور 26 فروری 1955 سے پہلے بھارت میں داخل ہوا۔ 19 نومبر 1948، جب وہ پہلی بار کراچی گیا تھا، اور 26 فروری 1955 کو اس کی گرفتاری کے درمیان اپیل کنندہ کی نقل و حرکت کو بڑی تفصیل سے بیان کرنا غیر ضروری ہے، کیونکہ اس عرصے کے دوران اس کی نقل و حرکت اس بات کا تعین کرنے میں متعلقہ نہیں ہے کہ آیا اپیل کنندہ نے قواعد کے قاعدہ 6(a) کے تحت قابل سزا جرم کیا ہے۔ مقدمے کا فیصلہ اس بنیاد پر ہونا چاہیے کہ اپیل کنندہ 26 فروری 1955 کو اپنی گرفتاری سے کچھ عرصہ پہلے بغیر پاسپورٹ کے بھارت میں داخل ہوا تھا۔

اپیل کنندہ کی جانب سے دو اعتراضات اٹھائے گئے (1) کہ قواعد کا قاعدہ 3 اور ایکٹ کا دفعہ 3 آئین کے دائرہ اختیار سے باہر تھے جہاں تک کہ وہ بھارتیہ شہری کے پاسپورٹ کے بغیر بھارت میں داخل ہونے کے حق کو متاثر کرنے کے لیے تھے اور (2) ایکٹ اور قاعدے کے دفعہ 3 کی توضیعات

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی مناسب تشریح پر۔3 قواعد کے مطابق، یہ توضیعات کسی بھارتیہ شہری پر لاگو نہیں ہوتی تھیں۔ان کا اطلاق صرف غیر ہندوستانی شہریوں پر ہوتا تھا۔

جہاں تک پہلی دلیل کا تعلق ہے، اس بات پر زور دیا گیا کہ قانون کی دفعہ 3 اور قواعد کی دفعہ 3 جہاں تک ان کا تعلق کسی بھارتیہ شہری سے ہے، آئین کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں، کیونکہ وہ دفعہ 19 (1)(d) اور (e) کی توضیعات کے خلاف ہیں۔دفعہ 19 (1)(d) تمام بھارتیہ شہریوں کو "بھارت کے پورے علاقے میں آزادانہ طور پر گھومنے پھرنے" اور دفعہ 19 (1)(e) "بھارت کے علاقے کے کسی بھی حصے میں رہنے اور آباد ہونے کا بنیادی حق فراہم کرتا ہے۔"تاہم یہ بنیادی حق دفعہ 19 کی شق (5) کے تحت معقول پابندیوں کے تابع ہے۔ابراہیم وزیر مووت بنام ریاست بمبئی (اوپر)([1]) کے معاملے میں اس عدالت کے اکثریتی فیصلے میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی مقصد کے لیے پاکستان کا دورہ کرنے والے اور بھارت واپس آنے والے بھارتیہ شہری کو بھارت میں داخل ہونے کی اجازت دینے سے پہلے اجازت نامہ یا پاسپورٹ پیش کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے، اور اس ضرورت کو داخلے پر مناسب پابندی سمجھا جا سکتا ہے۔تاہم، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ یہ کہنا بالکل مختلف معاملہ ہے کہ اگر وہ اجازت نامے کے بغیر بھارت میں داخل ہوتا ہے تو اسے اس طرح کے جرم میں سزا سنائے جانے پر بھارت سے ہٹانے کا حکم دیا جا سکتا ہے۔یہ وہ حکم تھا جس میں اسے بھارت سے ہٹانے کی ہدایت کی گئی تھی جسے اس عدالت نے دفعہ 19 (1)(c) کے تحت ضمانت شدہ اس کے بنیادی حق، "بھارت کے علاقے کے کسی بھی حصے میں رہنے اور آباد ہونے" کو چھیننے کے مترادف قرار دیا تھا۔لہذا یہ واضح ہے کہ جہاں تک اس عدالت کا تعلق ہے اس نے پہلے ہی فیصلہ کر لیا ہے کہ کسی بھارتیہ شہری کو بھارت میں داخل ہونے کی اجازت دینے سے پہلے پاسپورٹ پیش کرنے کی ضرورت کو بھارت میں داخل ہونے پر مناسب پابندی سمجھا جا سکتا ہے۔یہ فیصلہ ہم پر پابند ہے اور ہمیں حوالہ شدہ کیس میں اس عدالت کے فیصلے پر عمل کرنا چاہیے۔تاہم، اس بات پر زور دیا گیا کہ چونکہ ایک آئینی سوال اٹھایا گیا ہے اس لیے اس معاملے کا فیصلہ پانچ سے کم تعداد والے ججوں کے ذریعے نہیں کیا جا سکتا۔لہذا، کیس کو آئینی بنچ کے حوالے کیا جانا چاہیے۔آئین کے آرٹیکل 145 (3) میں کہا گیا ہے کہ کم از کم۔ججوں کی تعداد جو آئین کی تشریح کے بارے میں قانون کے کسی ٹھوس سوال سے متعلق کسی بھی معاملے کا فیصلہ کرنے کے مقصد سے یا آرٹیکل 143 کے تحت کسی حوالہ کی سماعت کے مقصد سے بیٹھیں گے، پانچ ہوگی۔یہ واضح ہے کہ موجودہ معاملے میں آئین کی تشریح کے بارے میں قانون کا کوئی ٹھوس سوال پیدا نہیں ہوتا ہے کیونکہ اٹھائے گئے سوال کا فیصلہ اس عدالت کے پانچ ججوں پر مشتمل بنچ نے کیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے۔چونکہ ہمارے سامنے اٹھائے گئے سوال کا فیصلہ اس عدالت نے پہلے ہی کر دیا ہے، اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ آئین کی تشریح کے حوالے سے قانون کا کوئی ٹھوس سوال پیدا ہوتا ہے۔

جہاں تک دوسری عرضی کا تعلق ہے تو ہمیں یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 3 اور قواعد کے قواعد 3 اور 4 میں استعمال ہونے والے الفاظ یہ بالکل واضح کرتے ہیں کہ وہ ہندوستانی شہری سمیت ہر شخص پر لاگو ہوتے ہیں۔ایکٹ کے دفعہ 3(1) کے تحت لفظ "افراد" کو بغیر کسی اہلیت کے بیان کیا گیا ہے۔ دفعہ 3(2)(a) کے تحت استعمال کیے جانے والے الفاظ "کوئی بھی شخص" ہیں اور قاعدہ 3 میں استعمال ہونے والے الفاظ "کوئی شخص نہیں" ہیں۔ قاعدہ 4 کی شق (b) واضح طور پر ہندوستانی شہریوں پر لاگو ہوتی ہے لیکن اس شق میں جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے انہیں خاص طور پر قاعدہ 3 کے نفاذ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔3 قاعدہ 4(1) کی شق (h) کا اطلاق ہندوستانی شہریوں پر ہو سکتا ہے جو مذہب کے لحاظ سے محمدن ہیں۔انہیں استثنیٰ دیا گیا ہے۔ لہٰذا ایکٹ کی دفعہ 3 اور قواعد 3 اور 4 کی معقول تشریح پر اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ توضیعات ہندوستانی شہریوں سمیت تمام افراد پر لاگو ہوتی ہیں۔

ہماری رائے میں، اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا ہے کہ درخواست گزار کا پاس پورٹ کے بغیر ہندوستان میں داخل ہونا قواعد کے قاعدہ 3 کی خلاف ورزی تھی اور اس لئے قاعدہ 6(a) کے تحت قابل سزا تھی اور اپیل کنندہ کو صحیح سزا سنائی گئی تھی۔اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document